ڈاکٹر رؤف پاریکھ

مارفیم، مارفیمیات اور اردو میں مستعمل کچھ مارفیم

Abstract : *The article surveys the different Urdu synonyms used for the term "morpheme". It also surveys different definitions of the terms "morpheme" and "Morphology". It evaluates the different approaches used in Morphology today, including the arguments regarding "word-based Morphology" and "morpheme-based Morphology". Additionally it introduces, the concept of "lexeme-based" Morphology, withrelevant references from some sources on Morphology and Linguistics available in English. These issues are rarely, if ever, discussed in Urdu.*
The article gives some examples of Persian, Arabic and Sanskrit morphes used in Urdu as prefixes or suffixes and explains different kinds of morphemes, including free and bound morphemes and their sub-varieties namely inflectional, derivational, openand closedmorphems.

اس مقالے میں کوشش کی گئی ہے کہ ''مارفیم'' اور ''مارفیمیات'' جیسی اصطلاحات لسانیات کی تعریف پیش کرنے کے علاوہ ان کی کچھ وضاحت بھی کی جائے۔ نیز جدید مارفیمی مطالعات میں جو مسائل زیر بحث آتے ہیں، مثلاً مارفیمیات کے لفظ اساس یا مارفیم اساس ہونے کا مسئلہ یا اس کے لغویہ یا لفظیہ پر مبنی ہونے کا مسئلہ، ان پر بھی اس مقالے میں روشنی ڈالی گئی ہے ۔اس کے علاوہ عربی، فارسی اور سنسکرت کے کچھ مارفیم جو اردو میں مستعمل ہیں ان کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہے۔

اس کام میں یقیناً انگریزی منابع و مصادر سے مدد لی گئی ہے اور ان کے مناسب حوالے بھی دیے گئے ہیں لیکن اس موضوع پر اردو میں شاذ و نادر ہی اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا لسانیات کے طالب علموں کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے مقالے میں کوشش کی گئی ہے کہ مارفیم کی قسموں اور اس کی ذیلی قسموں پر بھی کچھ نہ کچھ عرض کر دیا جائے۔

ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو کراچی یونیورسٹی کراچی۔

مارفیمیات: لسانیات کی ایک شاخ

''مارفالوجی'' (morphology) کی اصطلاح علمِ حیاتیات کی ایک شاخ کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے اور لسانیات کی ایک شاخ کے لیے بھی۔ یہاں موضوعِ زیرِ بحث لسانیات ہی ہے۔ مارفیمیات یا مارفالوجی کو اردو میں تشکیلیات بھی کہا گیا ہے اور اس کے مترادف کے طور پر اردو میں صَرف اور صَرفیات کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مگر صَرف چونکہ قواعد کی ایک شاخ کا نام ہے اور مارفیمیات صَرف ہوتے ہوئے بھی صَرف سے تھوڑی سی مختلف ہوتی ہے اس لیے گیان چند جین صاحب کا خیال تھا کہ اسے مارفیمیات کہنا چاہیے[۱]۔ بہتر یہ ہوگا کہ مارفیمیات کی تعریف سے پہلے مارفیم کی تعریف کو دیکھا جائے۔

مارفیم (morpheme) کی تعریف

اردو میں مارفیم کے مترادف کے طور پر تین مختلف اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ ہندوستان سے پروفیسر مسعود حسین خان کی زیرِ صدارت شائع شدہ فرہنگ نے morpheme کے مترادف کے طور پر ''مارفیم/صرفیہ/تشکیلیہ'' درج کیا ہے [۲]۔ لیکن مارفیم کو اردو میں اکثر ''صرفیہ'' کہا گیا ہے، مثلاً ڈاکٹر عبدالسلام نے[۳]، الٰہی بخش اختر اعوان نے[۴]، اور عامر علی خان نے بھی مارفیم کا مترادف ''صرفیہ'' لکھا ہے[۵]۔ اقتدار حسین خان نے مارفیم کو مارفیم ہی کہا ہے لیکن کہیں کہیں ساتھ ہی قوسین میں ''تشکیلیہ'' بھی لکھ دیا ہے[۶]۔

اردو میں ایک رجحان یہ بھی ہے کہ مارفیم کا ترجمہ کرنے کی بجائے اسے مارفیم ہی کہا جائے۔ مثال کے طور پر نصیر احمد خان نے مارفیم اور مارفیمیات ہی کے الفاظ استعمال کیے ہیں[۷]۔ اسی طرح سہیل بخاری نے بھی مارفیم کو مارفیم ہی کہا ہے[۸]۔ عتیق احمد صدیقی نے لسانیات پر انگریزی کی ایک کتاب کا ترجمہ کیا تو اس میں انھوں نے مارفیم کے لفظ کا ترجمہ کرنے کی بجائے اسے مارفیم ہی لکھا[۹]۔ گیان چند کے بقول ہندی میں مارفیم کو روپ اور مارفالوجی کو روپ وگیان کہا گیا ہے اور گو عبدالقادر سروری نے اپنی کتاب ''زبان اور علم زبان'' میں مارفیم کو تشکیلیہ کا اور مارفالوجی کو تشکیلیات کا نام دیا تھا لیکن نیا لفظ گھڑنے کی بجائے مارفیم ہی کو استعمال کیا جائے اور لفظِ مارفیم کے آگے ''یات'' کا لاحقہ لگا کر اس علم کو مارفیمیات کہا جائے تو ابلاغ میں سہولت رہے گی[۱۰]۔ گیان چند کی اس بات سے اتفاق کرنا پڑے گا کیونکہ ''یات'' کا لاحقہ اردو میں علوم و فنون کے لیے مستعمل بھی ہے، مثلاً اسلامیات، معاشیات، نفسیات وغیرہ۔ دوسرے یہ کہ عربی والوں نے بھی لفظ ''مارفیم'' کو اپنا لیا ہے گو اس میں اپنے لسانی مزاج اور قواعدی اصولوں کے تحت تھوڑی سی تبدیلی کر کے اسے ''مرفیم'' کا نام دیا ہے۔ البتہ وہ مارفالوجی کو صَرف اور علم التشکل بھی کہتے ہیں۔ فارسی والوں نے مارفیم کا ترجمہ ''تک واژ'' کیا ہے اور مارفالوجی

کو صَرف کے علاوہ بک واڑ شناسی اور ساختِ واڑہ (واڑہ یعنی لفظ) بھی کہتے ہیں لیکن یہ اردو والوں کے لیے نامانوس ہے۔اس لیے اردو میں اس کو مارفیم کہنا مناسب ہوگا۔اسی طرح ہماری رائے میں (جو ضروری نہیں کہ ناقص ہی ہو) مارفیمیات کا لفظ بھی صَرف یا صرفیات سے بہتر رہے گا۔

مارفیم کا لفظ یونانی زبان کے مادے morphe سے بنا ہے جس کے معنی ہیں form یعنی شکل یا صورت یا ہیئتِ ترکیبی[۱۱] (اور اسی لیے حیاتیات کی اصطلاح میں مارفالوجی شکلیات کو کہتے ہیں جو علم الاشکال اعضا اور علم التشکل بھی کہلاتا ہے)۔بعض ماہرینِ لسانیات نے مارفیم (یا صرفیے) کی تعریف یوں کی ہے: Morpheme is the minimal unit of meaning [۱۲]۔یعنی مارفیم معنی کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی ہوتی ہے۔اس کی ایک تعریف یہ بھی کی گئی ہے: Morpheme is the smallest grammatical unit that has meaning. [۱۳]۔ یعنی یہ کسی زبان کی سب سے چھوٹی بامعنی قواعدی اکائی ہوتی ہے۔لیکن درحقیقت دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے کیونکہ ''چھوٹی سے چھوٹی بامعنی قواعدی اکائی'' دراصل کوئی بامعنی لفظ یا زبان کا بامعنی چھوٹا سا جزو ہی تو ہوگا، خواہ وہ کوئی لفظ ہو یا کوئی حرف ہو (اس کی تفصیلات اور مثالیں آگے آرہی ہیں)۔

البتہ ''قواعدی اکائی'' کے الفاظ دراصل احتیاطاً استعمال کیے گئے ہیں تا کہ مارفیم کو ''لغوی اکائی'' سے ممیّز کیا جاسکے۔لغوی اکائی کوئی لفظ ہوتا ہے (جسے لغت میں درج کیا جائے) لیکن قواعدی اکائی کا لفظ ہونا ضروری نہیں ہے۔اس کی مثال یوں لیجیے کہ لفظ ''کتابیں'' دو مارفیموں سے مل کر بنا ہے۔یعنی کتاب + یں۔اب کتاب تو ایک لفظ ہے (اور مارفیم بھی ہے) اور لغت میں لکھا جائے گا لیکن ''یں'' کے کوئی لغوی معنی نہیں اور اسے لغت میں بطور لفظ درج نہیں کیا جاسکتا، اگرچہ اس کی ایک قواعدی حیثیت ہے اور ''کتابیں'' میں اس کا ایک مفہوم بھی ہے (یہ یہاں مونث اور جمع کی حالت کا مفہوم ظاہر کرتا ہے)۔پس یہاں ''یں'' ایک مارفیم ہے لیکن لفظ نہیں ہے۔یہ قواعدی معنی رکھتا ہے۔لہٰذا یہ کوئی لغوی اکائی تو نہیں البتہ قواعدی اکائی ضرور ہے۔گویا مارفیم کوئی لفظ بھی ہوسکتا ہے، کوئی حرف بھی اور کسی لفظ کا کوئی ٹکڑا بھی جو اپنے الگ معنی رکھتا ہو، چاہے وہ ٹکڑا کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اور وہ چاہے تنہا اپنے کوئی معنی نہ رکھتا ہو۔

مارفیم دراصل زبان میں چھوٹے سے چھوٹا بامعنی جزو ہوتا ہے۔گویا مارفیم مفہوم کی اقل ترین اکائی ہے۔دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجیے کہ مارفیم کسی زبان کا وہ بامعنی جزو ہے جو مزید تقسیم نہ ہوسکے۔مثلاً میز، کرسی، گھر، ہوش، یاد، یار وغیرہ ایک مارفیم ہیں کیونکہ یہ سب مزید تقسیم نہیں ہوسکتے اور ان میں سے ہر ایک لفظ

بھی ہے اور اپنی جگہ ایک مکمل لغوی اکائی ہے۔لیکن لفظ ''ہوشیار'' دو مارفیموں کا مجموعہ ہے کیونکہ یہ دو مارفیموں یا دو بامعنی اکائیوں یعنی ہوش + یار سے مل کر بنا ہے۔اسی طرح ''یاد'' ایک مارفیم ہے اور ''گار'' الگ مارفیم ہے۔اس طرح لفظ یادگار (یاد + گار) دو مارفیموں کا مجموعہ ہے۔بعض مارفیم ایسے بھی ہوتے ہیں جو محض ایک حرف ہوتے ہیں اور بذاتِ خود کوئی بامعنی لفظ نہیں مانے جاتے لیکن کسی لفظ کے ساتھ مل کر اس لفظ کے معنی بدل دیتے ہیں۔مثلاً ''بصد ادب'' کی ترکیب میں ادب تو ایک لفظ ہے اور ایک مارفیم بھی ہے لیکن ''بصد'' دو مارفیموں سے مل کر بنا ہے یعنی ب + صد۔صد تو ایک لفظ ہے اور مارفیم بھی ہے لیکن ''ب'' الگ سے کوئی لفظ نہیں البتہ ایک مارفیم ضرور ہے اور یہاں ''سے'' کے معنی دے رہا ہے۔اس ترکیب کے لفظی معنی ہوگئے: سو (۱۰۰) ادب سے، مرادی معنی ہوئے بے حد ادب سے (انتہائی معذرت اور ادب کے ساتھ عرض ہے کہ بعض ''بظاہر'' بہت پڑھے لکھے لوگ بھی آج کل اس کو نجانے کیوں ''بصدِ ادب'' بولنے لگے ہیں۔حالانکہ یہاں زیر کا کوئی کام نہیں)۔

مارفیمیات (morphology) کی تعریف

کسی زمانے میں، بقول ِ گیان چند، مارفیمیات کی تعریف بیان کرتے ہوئے ''لفظ'' کا لفظ استعمال کرنے سے احتراز کیا جاتا تھا اور اس کی بجائے لفظ ''مارفیم'' استعمال کیا جاتا تھا۔لیکن بقول ان کے اس کے بغیر کام بھی نہیں چلتا کیونکہ یہ کہنا کافی نہیں ہوتا کہ ''مارفیمیات مارفیم کی ساخت کا مطالعہ کرتی ہے''، اس کے علاوہ مارفیمیات مارفیموں (یعنی صرفیوں) ہی کا نہیں بلکہ مارفیموں کے باہمی تعلق کا بھی مطالعہ کرتی ہے[۱۴]۔

لیکن موجودہ دور میں اس تعریف میں لفظ ''لفظ'' بھی استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ An introduction to language کے مصنفین نے مارفیمیات کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

The study of the internal structure of words,and the rules by which words are formed, is morphology.

اس کا مفہوم کچھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ لفظوں کی اندرونی ساخت اور ان ضوابط کا مطالعہ جن کی رو سے لفظ بنتے ہیں مارفیمیات کہلاتا ہے[۱۵]۔یعنی مارفیمیات لفظوں کی ساخت کا تو مطالعہ ہے ہی، یہ مارفیم کا مطالعہ بھی ہے، مارفیموں کے باہمی تعلق کا بھی مطالعہ ہے اور مارفیموں کو ملا کر لفظ بنانے کے اصولوں کا بھی مطالعہ ہے۔

البتہ بعض مصنفین کی اردو میں بیان کردہ مارفالوجی کی تعریف سے وضاحت کی بجائے الجھن بھی پیدا ہو جاتی ہے۔مثلاً اقتدار حسین خان کی کتاب ''اردو صرف و نحو'' میں مارفیمیات کو صَرف بھی اور تشکیلیات بھی کہا گیا ہے۔لیکن اس میں انھوں نے ''مارفالوجی (صرف یا تشکیلیات)'' لکھنے کے بعد بتایا ہے کہ مارفالوجی

قواعد کی وہ شاخ ہے جو زبان کا ''لفظ کی سطح تک مطالعہ'' کرتی ہے اور نحو ''دو الفاظ یا دو سے زیادہ الفاظ (جملے تک)'' کا مطالعہ کرتی ہے[١٦]۔ لیکن جس طرح مارفیمیات کی تعریف طے کرتے وقت لفظ ''لفظ'' کے استعمال سے گریز غیر ضروری ہے اسی طرح مارفیمیات کو ''لفظ'' کے مطالعے تک محدود کر دینا بھی درست نہیں ہے کیونکہ ہر لفظ کا ایک مارفیم پر مبنی ہونا ضروری نہیں اور نہ ہی ہر مارفیم کوئی لفظ ہوتا ہے۔ ثانیاً، اقتدار صاحب کی بیان کردہ تعریف درحقیقت قواعد یا گرامر کی تعریف ہے کیونکہ قواعد کی دو شاخیں مانی جاتی ہیں: ایک صَرف (morphology) جو لفظوں سے بحث کرتی ہے اور دوسری نحو (syntax) جو کلامِ ناقص (یعنی مرکبات) اور کلامِ تام (یعنی جملوں) سے بحث کرتی ہے۔

احتیاطاً یوں کہہ لیجیے کہ اقتدار صاحب کی بیان کردہ تعریف مارفیمیات کو قواعد کی ایک شاخ قرار دیتی ہے لیکن قواعد کی لفظوں سے متعلق شاخ (یعنی صَرف) تو صرف لفظوں کی قواعدی حیثیت اور ان میں ہونے والے تغیر و تبدل سے بحث کرتی ہے۔ ہمیں یہ بات ضرور مدِنظر رکھنی چاہیے کہ مارفیمیات لفظوں کے ساتھ ساتھ مارفیموں کے باہمی تعلق اور ان کے ملنے کے اصولوں کے مطالعے کا بھی نام ہے۔ ممکن ہے کہ اقتدار صاحب ان بعض ماہرینِ لسانیات سے متفق ہوں جو مارفیم کی بجائے لفظ کو مارفیمیات کی بنیاد مانتے ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مارفیمیات کے مباحث میں ایک مرحلے پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرکبات (جو ایک سے زیادہ الفاظ پر مبنی ہوتے ہیں اور ''نحو'' کی ذیل میں آتے ہیں) میں کسی ایک حرف یا مارفیم کی تبدیلی سے مفہوم میں تبدیلی ہو رہی ہوتی ہے (مثلاً واحد و جمع یا تذکیر و تانیث میں تبدیلی)۔ واحد جمع یا مذکر مونث کی تبدیلی صَرف کا موضوع ہے۔ لیکن تبدیلی چونکہ مرکب میں ہو رہی ہوتی ہے اس لیے یہ نحو کا بھی موضوع ہوتا ہے۔ یعنی یہ ایک عجیب و غریب صورتحال ہوتی ہے کہ ''لفظ'' میں ذرا سی تبدیلی سے ''مرکب'' تبدیل ہو رہا ہوتا ہے اور زیرِ بحث مسئلہ نحو کا بھی حصہ ہوتا ہے اور صَرف کا بھی۔ اور اس کی بڑی وجہ مارفیمی تبدیلی ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے نہ تو صَرف کے کھاتے میں ڈال سکتے ہیں اور نہ نحو کے۔ ایسے میں اسے مارفیمیات کا مسئلہ قرار دے دیا جائے تو یہ بحث قواعد کی بجائے لسانیات کی بحث بن جاتی ہے اور ہم اس کے نام یعنی صَرف یا صرفیات کی الجھن سے بھی بچ جاتے ہیں۔ انگریزی میں اس عجیب قواعدی صورت کو (کہ صَرف بھی ہے اور نحو بھی) morpho-syntax کہتے ہیں۔ اردو میں اسے ''صَرف نحوی ساخت'' کہہ لیجیے۔ گویا اس میں قواعد کے دونوں حصے یعنی صَرف اور نحو بیک وقت بروئے کار آ رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اسے بھی صرف صَرف یا صرفیات کہنا مناسب نہیں ہے۔ پس بہتر یہی ہے کہ ''مارفالوجی'' کو صَرف یا صرفیات کہنے کی بجائے مارفیمیات ہی کہا جائے اور اسے قواعد یا صَرف کی شاخ کہنے کی بجائے

لسانیات کی شاخ گردانا جائے۔

اس سے قبل کہ ہم مارفیمیات پر مزید بحث کریں یہ بتانا بہت ضروری ہے کہ جدید لسانی مطالعات میں اٹھایا جانے والا ایک اہم سوال یہ ہے کہ مارفیمیات کی بنیاد کیا ہے؟

مارفیمیات کی بنیاد: لفظ یا مارفیم یا لغویہ؟

مارفیمیاتی مطالعات کے ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ماہرین کا اس بات پر اختلاف رہا ہے کہ مارفیمیات کے مطالعے کی بنیاد لفظ (word) ہونا چاہیے یا مارفیم۔ بلکہ یہ اختلاف اس حد تک رہا ہے کہ خود مارفیمیات کی حیثیت متنازعہ فیہ ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں فرانسس کٹمبا (Francis Katamba) نے لکھا ہے کہ اگرچہ مارفیمیات کسی زبان کے ڈھانچے کی تفہیم میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے لیکن یہ بنیادی کردار اس کے لیے رحمت کی بجائے زحمت بن گیا تھا۔ کٹمبا نے اسپنسر (Spencer) اور زوکی (Zwicky) نامی دو ماہرین کی ایک تحریر کا حوالہ دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ''مارفیمیات لسانیات کا پولینڈ ہے یعنی یہ اپنے ان ہمسایوں کے رحم و کرم پر ہے جن کی ذہنیت سامراجی ہے'' [١٧] (ظاہر ہے کہ یہ بات ایک مخصوص سیاسی و جغرافیائی تناظر میں اس وقت کہی گئی تھی جب سوویت یونین کا وجود برقرار تھا اور سرد جنگ کا زمانہ تھا)۔

کٹمبا کے مطابق ساختیات پسند امریکی ماہرین نے مارفیمیات کو لسانیات سے الگ کسی خود مختار علم کے طور پر برتنا شروع کر دیا تھا اور تولیدی قواعد (generative grammar) (اسے اردو میں ساختیاتی قواعد کا بھی نام دیا گیا ہے) کے ماہرین نے مارفیمیات کو نحو (syntax) اور علم الاصوات یا فونولوجی (phonology) کا درمیانی علاقہ قرار دے دیا۔ کٹمبا کے مطابق ١٩٧٠ء کے بعد ہی مارفیمیات کو لسانی تجزیوں میں دوبارہ علیحدہ جگہ ملنی شروع ہوئی اور آج بھی مارفیمیات میں جھگڑا اس کے لفظ اساس (word-based) یا مارفیم اساس (morpheme-based) ہونے پر ہے [١٨]۔ ١٩٣٠ء اور ١٩٤٠ء کے عشروں میں اس بات پر گرما گرم بحثیں ہوتی رہی ہیں کہ مارفیم کیا ہے اور لسانیات پر اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ چونکہ لفظ کے مقابلے میں مارفیم کا نظریہ معقول اور مسکت تھا لہٰذا ابتدائی طور پر اسے مان لیا گیا لیکن پھر بھی اس پر بحثیں چلتی رہیں اور سوال اٹھایا گیا کہ جب ''لفظ'' (word) موجود ہے اور اسے معنی کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی قرار دیا جا سکتا ہے تو پھر مارفیم کی ضرورت ہی کیا ہے اور کیا لسانی تجزیے کے لیے لفظ کافی نہیں ہے [١٩]؟ یہ سوالات خاصے پہلے اٹھائے گئے تھے اور ان کے جوابات بھی خاصے پہلے دے دیے گئے تھے۔ طویل مباحث سے گریز کرتے ہوئے مختصراً کہا جا سکتا ہے کہ ''لفظ'' کی بنیاد پر تجزیہ کافی نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ مارفیم کے نظریے میں جو بھی کم

زوریاں ہوں ،لفظ کی بنیاد پر تجزیے کے نظریے میں اس سے زیادہ کم زوریاں ہیں[۲۰]۔

دل چسپ بات یہ ہے کہ بعض ماہرین نے مارفیمیات کے word-based ہونے یا morpheme-based ہونے کے مباحث کو ملا کر نئی تعریف بھی پیش کی ہے ۔اس کی مثال میں معروف ماہر لسانیات پی ایچ میتھوز کی مارفیمیات کی بیان کردہ تعریف پیش کی جا سکتی ہے جو کہتے ہیں کہ:

Morphology is simply a term for a branch of linguistics which is concerned with "forms of words" different uses and constructions8. in[۲۱]

یعنی مارفالوجی لسانیات کی ایک شاخ ہے جو الفاظ کی شکلوں ،ان کے مختلف استعمالات اور ان کی ساختوں سے متعلق ہے ۔یہاں لفظ form کے استعمال سے ذہن مارفیم کی طرف منتقل ہوتا ہے کیونکہ مارفیم کا لفظ جس یونانی مادے سے مشتق ہے اس کے معنی شکل یا form ہی ہیں ۔لیکن اس طرح کی تعریفات کو مارفیمیات کے دونوں نظریات میں ''صلح کرانے کی کوشش'' کا بھی نام دیا گیا ہے ۔بہر حال ،جدید رجحان تو لفظ کی بجاے مارفیم ہی کی طرف ہے ۔

لیکن ایک اور جدید بلکہ جدید تر رجحان ''لُغویہ'' یا ''لفظیہ'' یعنی لیکسیم (lexeme) کی طرف بھی ہے ۔یعنی یہ کہ مارفیمیات کی بنیاد نہ لفظ پر ہے اور نہ مارفیم پر بلکہ اس کی بنیاد لغویہ یا لیکسیم ہے ۔''لُغویہ'' کی کئی تعریفیں کی گئی ہیں جو لسانیات پر لکھی گئی مختلف کتابوں اور لغات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں ۔سرِ دست دو مختصر تعریفیں پیش ہیں ۔اوکسفرڈ کی فرہنگِ لسانیات کے مطابق لغویہ (lexeme) کوئی لفظ ہوتا ہے جسے اس کی ممکنہ شکلوں سے الگ کر کے مجرد طور پر لغوی اکائی کے طور پر لیا جاتا ہے[۲۲]۔ ڈیوڈ کرسٹل نے بھی اسی طرح کی بات لکھی ہے ۔اس کے مطابق لیکسیم یا لغویہ کسی زبان کی لغت کی چھوٹی سے چھوٹی لغوی اکائی ہوتی ہے ۔یہ اصطلاح اس ابہام سے بچنے کے لیے وضع کی گئی تھی جو ذخیرۂ الفاظ سے متعلق مباحث میں ''لفظ'' کے ضمن میں پیدا ہوتے ہیں[۲۳]۔ سیدھی سی بات یہ ہے کہ لغویہ یا لفظیہ دراصل لفظ کی ایسی بنیادی یا مفرد شکل ہوتی ہے جس میں کسی قسم کا تصریفی تغیر نہ ہوا ہو ۔مثال کے طور پر انگریزی کا لفظ go تو لغویہ ہے لیکن اس کی تصریفی شکلیں مثلاً going, goes, went لغویہ نہیں ہیں کیونکہ ان میں تصریفی تغیرات ہو چکے ہیں اور یہ الفاظ اسی بنیادی یا مفرد لفظ go کی تصریفی شکلیں ہیں اور صرفی تبدیلیوں کی پیداوار ہیں ۔

لغت نویسوں کی اصطلاح میں یوں سمجھ لیجیے کہ جو لفظ کسی لغت میں ایک علیحدہ ،مفرد اور بنیادی اندراج کے قابل ہے وہ لغویہ ہے اور اس کی مختلف شکلیں جو لفظ تو ہیں مگر لغت میں الگ اندراج کے قابل نہیں سمجھی

جاتیں وہ لغویہ یا لیکسیم نہیں ہیں ۔مثلاً ''جانا'' لغویہ ہے (اس کا اندراج لغت میں بنیادی مفرد لفظ یا راس لفظ یعنی ہیڈ ورڈ (headword) کے طور پر ہوگا)لیکن ''گیا'' یا ''گئے'' یا ''گئیں'' لغویہ نہیں ہیں (ان کو لغت میں الگ سے بطور لفظ درج نہیں کیا جاتا ، جب تک کوئی مجبوری نہ ہو) ۔

بہر کیف ،ایک نیا رجحان یہ ہے کہ مارفیمیات کی بنیاد لفظ یا مارفیم کی بجاے لغویہ پر ہونی چاہیے ۔سرِ دست اس سے زیادہ بحث ہمارے دائرے سے خارج ہے ۔تفصیلات بعض کتابوں میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے جن کی نشان دہی حواشی میں کی جا رہی ہے[۲۴] ۔

مارفیم کا مکمل لفظ ہونا ضروری نہیں

کسی زمانے میں لفظ ہی کو معنی کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی سمجھا جاتا تھا ۔لیکن یہ درست نہیں تھا کیونکہ بعض اوقات ایک لفظ بھی ایسے اجزا (یعنی مارفیموں) سے مل کر بنا ہوتا ہے جو خود ایک معنی رکھتے ہیں چاہے وہ اجزا (یعنی مارفیم) خود الگ سے با معنی لفظ کی حیثیت میں استعمال نہ ہوتے ہوں ۔ بعض سابقے (prefixes) اور لاحقے (suffixes) اس کی مثال ہیں ۔گویا مارفیم کو چھوٹی سے چھوٹی با معنی اکائی تو قرار دیا گیا ہے لیکن مارفیم کا خود مکمل لفظ ہونا ضروری نہیں ہوتا ۔نہ ہی اس کا تنہا معنی دینا ضروری ہے ۔مارفیم لفظ بھی ہوسکتا ہے اور کسی لفظ کا ایسا جزو بھی جو الگ سے بھی معنی رکھتا ہے (چاہے وہ اکیلا بطور لفظ استعمال نہ ہوسکتا ہو) ۔ مثال کے طور پر لفظ ''انمول'' میں ''اَن'' ایک مارفیم ہے اور ''مول'' دوسرا مارفیم ۔''اَن'' نافیہ یا حرفِ نفی ہے ۔ یہ نفی کی علامت ہے اور یہ علامت کئی لفظوں میں بطور سابقہ آتی ہے جیسے ان پڑھ ،ان گنت ، انجان وغیرہ میں ۔''اَن'' اکیلا بطور لفظ استعمال نہ ہوتا ہو لیکن بعض لفظوں میں شامل ہو کر اپنے معنی دے جاتا ہے ۔اس طرح گویا اَن ایک مارفیم ہے ،مول ایک مارفیم ہے اور لفظ انمول (ان +مول) دو مارفیموں کا مجموعہ ہے ۔انگریزی میں اس کی ایک مثال un ہے ۔انگریزی لفظ undesirable کی مثال لیں تو یہ تین مارفیموں کا مجموعہ ہے یعنی un+desir+able ۔گو انگریزی میں un لغت کے لحاظ سے اکیلا خود کوئی لفظ نہیں ہے مگر یہ مارفیم ضرور ہے کیونکہ یہ کوئی نہ کوئی مفہوم ضرور رکھتا ہے اور لفظ سازی میں کوئی نہ کوئی کام ضرور کرتا ہے ۔مارفیم جب کسی لفظ کے ساتھ جڑتا ہے تو اس سے ایک تعلق قائم کر لیتا ہے ، اپنے ایک معنی دیتا ہے اور لفظ کے معنی کو تبدیل کر دیتا ہے ۔

مارفیم صرف ایک آواز (یعنی تحریری شکل میں ایک حرف) پر بھی مبنی ہوسکتا ہے ، مثلاً انگریزی میں ''اے'' یعنی a (بطور لفظ ''ایک'' کے معنی میں حرفِ تنکیر (indefinite article) کے طور پر استعمال

ہونے سے قطع نظر)ایک سابقہ ہے اور ''کی جانب'' کے معنی میں بعض لفظوں مثلاً aside میں آتا ہے[۲۵]۔گویا یہ لفظ aside دو مارفیموں سے مل کر بنا ہے، یہاں a ایک مارفیم ہے اور side دوسرا مارفیم۔اردو میں یک صوتی (یا یک حرفی)مارفیم کی مثال ''ا'' ہے۔یہ بھی نافیہ ہے اور نفی کے سابقے کے طور پر اٹل اور اچل جیسے لفظوں میں آتا ہے[۲۶]۔یعنی اٹل (ا+ ٹل) کے معنی ہوئے جو ٹل نہ سکتا ہو یا جو نہ ٹلے اور اچل (ا+چل)کے معنی ہیں جو چل نہ سکتا ہو[۲۷]۔اسی طرح لفظ ''نڈر'' میں دو مارفیم ہیں،نِ+ڈر۔یہاں بھی ''ن'' نفی کے معنی میں ہے، یعنی نڈر کے معنی ہوئے جسے ڈر نہ لگتا ہو[۲۷]۔''اشرف المخلوقات'' میں چار مارفیم ہیں۔اشرف+ال +مخلوق+ات ۔ان میں سے دو یعنی اشرف اور مخلوق لفظ بھی ہیں اور مارفیم بھی ۔بقیہ دو یعنی ''ال'' اور ''ات'' مارفیم ہیں لیکن لفظ نہیں ہیں۔''ال'' عربی کا حرفِ تخصیص یا حرفِ تعریف (definite article) ہے اور ''ات'' عربی میں مونث کی جمع کو ظاہر کرتا ہے۔یہ دونوں لغوی اکائیاں نہیں ہیں لیکن قواعدی اکائیاں ہیں۔

مارفیم کی مزید مثالیں دیکھتے ہیں۔

۱۔عربی میں ''ب'' ایک سابقے کے طور پر آتا ہے۔یہ ایک مارفیم ہے،مثلاً ''بالکل'' میں (ب+ال+کل)۔''بالکل'' ایک لفظ ہے جس میں تین مارفیم ہیں۔

۲۔فارسی میں ''م'' نفی کے سابقے کے طور پر آتا ہے، جیسے مَکُن (مَ+کُن)(یعنی مت کر)یا خواہ مخواہ (خواہ+م+خواہ)(یعنی چاہو یا نہ چاہو)۔گویا یہاں ''م'' ایک مارفیم ہے۔

۳۔سنسکرت میں ''کُ'' (یعنی کاف پر پیش)یا ''کَ'' (یعنی کاف پر زبر) کی آواز کا کسی لفظ سے پہلے اضافہ کر دیا جائے تو خامی،خرابی یا برائی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے ڈھب سے کُڈھب،پُوت سے کپوت [۲۸]۔کڈھب ایک لفظ ہے، کپوت بھی ایک لفظ ہے۔ان میں دو دو مارفیم ہیں (ک+ڈھب)(ک+پوت)۔اس طرح ''کُ'' یا ''کَ'' بھی ایک مارفیم ہوا۔اسی طرح سنسکرت میں ''سِ''(س کے نیچے زیر) یا ''سُ'' (س پر پیش) یا ''سَ''(س پر زبر) کی آواز کا کسی لفظ سے پہلے اضافہ اس میں اچھے معنی پیدا کرتا ہے جیسے ڈول سے سڈول، بھاگ (یعنی قسمت) سے سُبھاگ [۲۹]۔یہی سبھاگ بگڑ کر سہاگ بن گیا اور ''اچھی قسمت'' کے ساتھ ساتھ ''شوہر کی محبت'' یا ''بیاہتا بیوی ہونے کی حالت (یعنی جب شوہر زندہ ہو)'' کے معنی میں بھی آ گیا [۳۰]۔ظاہر ہے کہ جس معاشرے میں شوہر کے مرنے پر بیوی کو شوہر کے ساتھ چتا میں جل مرنا پڑتا ہو اس معاشرے میں شوہر کے زندہ ہونے سے بڑی خوش قسمتی اور کیا ہوتی۔پلیٹس کے مطابق ''س'' کے اضافے سے اسم کو صفت یا متعلق فعل (adverb) بنایا جا سکتا ہے،مثلاً پوت تو بیٹا ہے اور سپوت اچھا، قابلِ فخر بیٹا ہے۔گویا

''سِ'' یا ''سُ'' یا ''سَ'' بھی ایک مارفیم ہے جو ''سپوت'' یا ''سبھاگ'' جیسے لفظوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔''سپوت'' ایک لفظ ہے جس میں دو مارفیم ہیں (س+پوت)۔

۴۔اردو میں بعض لاحقے ایسے ہیں جو دراصل مارفیم ہیں،مثلاً الف بعض اسما کے آخر میں آ کر ان میں صفت کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔ملاحظہ ہو: مٹیا، بساندا،موتیا، دودھیا۔یہ بالترتیب مٹی، بساند ،موتی اور دودھ کے آخر میں الف لگانے سے بنے ہیں اور ان میں وصفیت پیدا کرتے ہیں۔گویا موتیا میں دو مارفیم ہیں (موتی+ا)،وعلیٰ ہذا القیاس۔

۵۔اردو میں بعض الفاظ ایسے ہیں جن کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی مارفیم کے اضافے سے نئے معنی پیدا ہوتے ہیں،مثلاً نبھاگی ۔اس میں تین مارفیم ہیں یعنی نِ+ بھاگ+ی۔بھاگ کے معنی ہیں قسمت (یعنی مصدر ''بھاگنا'' کے فعلِ امر سے قطع نظر)۔اس کے آخر میں ''ی'' بطور لاحقہ لگا کر ''بھاگی'' بنا دیا جائے تو پلیٹس کے مطابق اس کے معنی ہو جاتے ہیں قسمت والا یا خوش قسمت (بھاگی کے ایک معنی حصے دار بھی ہیں کیونکہ بھاگ کے معنی حصہ بھی ہیں،لیکن یہاں قسمت والا/والی کے معنی ہی میں ہے)۔''نبھاگی'' میں ابتدائی ''نِ'' دراصل نفی کا سابقہ ہے اور آخری ''ی'' وصفیت کا لاحقہ ہے۔نبھاگی کے معنی ہوئے بدقسمت۔

اس گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ مارفیم کا مکمل لفظ ہونا ضروری نہیں ہے اور معنی کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی، گو وہ تنہا بظاہر بے معنی یا مہمل ہی کیوں نہ نظر آتی ہو، مارفیم ہوتی ہے۔جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہم نے دیکھا کہ انگریزی کا un اور دوسری زبانوں کے ''ب''، ''م''، ''ک''، ''ا'' اور ''ن'' وغیرہ مارفیم ہیں۔یہ تنہا بطور لفظ استعمال نہیں ہو سکتے لیکن اس طرح بظاہر معنی نہ رکھنے والے کئی مارفیم جو تنہا نہیں آتے بہر حال وجود رکھتے ہیں، اپنے معنی بھی دے جاتے ہیں اور لفظ سازی میں بہت کام بھی آتے ہیں۔یہ لفظ کے معنی بدل دیتے ہیں۔

کسی بھی زبان کا کوئی با معنی لفظ لے لیجیے، وہ یا ایک مارفیم پر مبنی ہو گا یا ایک سے زیادہ مارفیموں سے مل کر بنا ہو گا۔جو لفظ ایک مارفیم پر مبنی ہو اسے یک صرفیائی یا یک مارفیمی (monomorphemic) اور جو لفظ ایک سے زیادہ مارفیموں سے مل کر بنا ہو اسے کثیر صرفیائی یا کثیر مارفیمی (polymorphemic) کہتے ہیں [۳۱]۔

اس ساری بحث سے ایک تاثر یہ ابھرتا ہے کہ مارفیمیات صرف قواعد دانوں اور لغت نویسوں کا مسئلہ ہے، لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔مارفیمیات تو زبان کے ہر حصے پر چھائی ہوئی ہے کیونکہ مارفیمیات لفظ، لفظ کی ساخت اور اس سے متعلقہ مباحث سے جڑی ہوئی ہے اور لفظ سے متعلق مباحث و مسائل لغوی سطح پر بھی ہو سکتے

ہیں،لفظ سازی کی سطح پر بھی ،نحوی سطح پر بھی ،صرفی سطح پر بھی اور حتیٰ کہ صوتیاتی سطح پر بھی ۳۲۔

مارفیم کی قسمیں

مارفیم کی تفہیم کے لیے ان کی تقسیم بھی کی گئی ہے ۔مارفیم کی دو قسمیں ہیں:

۱۔آزاد مارفیم (free morpheme)

۲۔پابند مارفیم (bound morpheme)

ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۔آزاد مارفیم (free morpheme): کچھ مارفیم ایسے ہوتے ہیں جو تنہا بھی با معنی ہوتے ہیں اور ایک لفظ کی طرح تنہا استعمال ہو سکتے ہیں ۳۳۔ ، جیسے گھر، کرسی ، روز، پچاس ، جان،سخن وغیرہ ۔ان کو آزاد مارفیم کہتے ہیں ۔یہ آزاد ان معنی میں ہیں کہ اکیلے با معنی لفظ کی حیثیت سے آسکتے ہیں ۔

۲۔پابند مارفیم (bound morpheme) : وہ مارفیم جو اکیلے با معنی حیثیت میں نہیں آسکتے لیکن کسی اور مارفیم کے ساتھ مل کر معنی دیتے ہیں پابند مارفیم کہلاتے ہیں ۳۴۔ ۔یہ بالعموم سابقے یا لاحقے ہوتے ہیں۔ مثلاً ''واں'' تنہا با معنی لفظ کے طور پر نہیں آسکتا لیکن یہ لفظ ''پچاسواں'' میں معنی دیتا ہے(پچاس+واں)۔''ور'' اکیلا کوئی معنی نہیں رکھتا لیکن جانور(جان+ور)،ہنر وراور سخن ور میں معنی دیتا ہے ۔''یں'' اکیلا کوئی معنی نہیں رکھتا لیکن کتابیں اور باتیں میں معنی دیتا ہے۔گویا ''واں''،''ور'' اور''یں'' مارفیم ہیں لیکن آزاد حیثیت میں یا اکیلے نہیں آتے اور کسی اور لفظ کے ساتھ جڑ کر ہی معنی دیتے ہیں ۔اسی لیے یہ پابند مارفیم ہیں۔

پابند مارفیم کی قسمیں

لفظ کی ساخت کے مطالعے اور لفظ سازی کے عمل کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے یعنی تصریف (inflection) (جس میں ایک لفظ سے قواعد کے مطابق دوسرے لفظ بنتے ہیں)اور اشتقاق (derivation) (جس میں تصریف سے ہٹ کر کسی اور طرح سے الفاظ بنائے جائیں اور اس میں لفظ سازی کے لامحدود امکان ہوتے ہیں)۳۵۔

ان بنیادوں پر لفظ میں واقع ہونے والی تبدیلی کو دیکھا جائے تو پابند مارفیم کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں:

۱۔اشتقاقی مارفیم (derivational morpheme)

۲۔تصریفی مارفیم (inflectional morpheme)

ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۔اشتقاقی مارفیم (derivationalmorpheme)

کچھ پابند مارفیم ایسے ہوتے ہیں جو کسی لفظ کے ساتھ لگتے ہیں تو اس کی قواعدی حیثیت تبدیل کر دیتے ہیں ۳۶۔ مثلاً انگریزی میں ify-یا ise-یا en- وغیرہ ایسے اشتقاقی مارفیم ہیں جو کسی اصل مارفیم سے جڑ کر نیا لفظ بناتے ہیں ۔جیسے مذکورہ بالا انگریزی مارفیم مندرجہ ذیل الفاظ بنانے میں کام آتے ہیں: classify , memorise, darken ۔

ان مارفیموں کے لگنے سے پہلے لفظ اسم تھا(لفظ dark صفت بھی ہے اور اسم بھی) لیکن ان کے لگنے سے مصدر بن گیا ۳۷۔اردو میں ''یانا'' ایک پابند مارفیم ہے یعنی الگ سے کوئی معنی نہیں رکھتا مگر کسی آزاد مارفیم مثلاً قوم کے ساتھ جڑ کر ''قومیانا'' بنا سکتا ہے ۔یہ اشتقاق کا عمل ہے لہٰذا ''یانا'' ایک اشتقاقی مارفیم ہے ۔

اردو میں اشتقاقی مارفیم کی ایک مثال ''ی'' ہے ۔اسے ہم ''یائے نسبتی'' کے نام سے بھی جانتے ہیں ۔اس کے استعمال کی ایک مثال مارفیمیات کے نقطۂ نظر سے دیکھیے: ''کتاب'' اسم ہے ۔اس کے ساتھ ''ی'' لگانے سے ''کتابی'' کا لفظ بن جائے گا۔ ''کتابی'' صفت ہے ۔اس کے معنی ہیں کتاب جیسا، یا کتاب سے متعلق، یا کتاب کا۔ ''کتابی'' ایک لفظ ہے ۔اس میں دو مارفیم ہیں ۔کتاب+ی ۔یہاں ''ی'' ایک مارفیم ہے جو اسم کو صفت میں تبدیل کر رہا ہے ۔چونکہ لفظ کی قواعدی حیثیت تبدیل ہو گئی(جو اشتقاقی عمل ہے)اس لیے ''ی'' یہاں اشتقاقی مارفیم ہے ۔

اس طرح ہم ان نتائج تک پہنچتے ہیں کہ:

۱۔اشتقاقی مارفیم پابند مارفیم کی وہ قسم ہیں جو لفظ کی قواعدی حیثیت بدل دیتے ہیں ،مثلاً اسم کو صفت بنا دیتے ہیں۔

۱۔اشتقاقی مارفیم نئے لفظ بنانے کے لیے بڑے کارآمد ہوتے ہیں۔

۲۔تصریفی مارفیم (inflectional morpheme)

تصریفی مارفیم وہ پابند مارفیم ہوتا ہے جو کسی آزاد مارفیم کے ساتھ لگتا ہے اور اس کی قواعدی حیثیت کو نہیں بدلتا لیکن اس کی تعداد یا جنس یا حالت (case) کو بدل دیتا ہے ۔مثال کے طور پر انگریزی میں ed- کو لیجیے ۔یہ اکیلا کوئی با معنی لفظ نہیں ہے (اس لیے پابند مارفیم ہے)۔لیکن فعل کے ساتھ لگتا ہے تو اس میں ماضی کا مفہوم پیدا کر دیتا ہے، جیسے لفظ played میں ۔اس طرح کے پابند مارفیم تصریفی مارفیم کہلاتے ہیں کیونکہ

یہ لفظ میں تصریف کر دیتے ہیں مگر اس کی قواعدی حیثیت کو نہیں بدلتے[۳۸]۔اسی طرح انگریزی میں ایس (s) کا حرف ہے جو پابند مارفیم ہے اور کسی آزاد مارفیم کے ساتھ لگ کر اس کو جمع میں ڈھال دیتا ہے، مثلاً لفظ books میں۔

اردو میں اس کی مثال کے طور ''یں'' کو لیجیے۔یہ کوئی لفظ نہیں ہے لیکن ایک مارفیم ہے۔پابند اس لیے ہے کہ الگ سے کوئی معنی نہیں رکھتا نہ اکیلا آ سکتا ہے۔اس کا کام تصریف میں مدد دینا ہے۔مثال کے طور پر اگر ''یں'' کو ''کتاب'' کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو کتاب کی قواعدی حیثیت اسم ہی رہے گی، البتہ یہ اس کو جمع میں ڈھال دے گا۔گویا کتاب کی تعداد کو بدل دے گا، اسے واحد سے جمع بنا دے گا۔یہ تصریف کا عمل ہے لہٰذا ''یں'' تصریفی مارفیم ہے۔''ناگ'' ایک آزاد مارفیم ہے۔اس کے ساتھ پابند تصریفی مارفیم ''ن'' لگا دیں تو ''ناگن'' کا لفظ بن جائے گا یعنی ناگ کی مونث۔جیسے شیر کی مونث شیرنی ہے۔گویا اردو میں ''ن'' اور ''نی'' پابند تصریفی مارفیم ہیں جو کسی آزاد مارفیم کے ساتھ لگ کر اس کی جنس تبدیل کر دیتے ہیں۔

تصریفی مارفیم کا تعلق اسم، ضمیر، صفت یا فعل سے ہوتا ہے[۳۹]۔

اس طرح ہم ان نتائج تک پہنچتے ہیں کہ:

۱۔**تصریفی مارفیم** دراصل پابند مارفیم کی ایک قسم ہے جو لفظوں کی قواعدی حیثیت تو نہیں بدلتا لیکن اس کی تعداد یا جنس یا حالت کو بدل دیتا ہے۔تصریفی مارفیم لگنے سے مثلاً اسم تو اسم ہی رہے گا جیسے کتابیں اور ناگن اسم ہی ہیں لیکن کتابیں کتاب کی جمع ہے اور ناگن ناگ کی مونث ہے۔

۲۔تصریفی مارفیم اسم کی تعداد (واحد جمع) یا جنس (تذکیر و تانیث) پر اثر انداز ہوتا ہے۔بعض زبانوں میں یہ حال کو ماضی میں بدل دیتا ہے۔

آزاد مارفیم کی قسمیں

آزاد مارفیم دو طرح کے ہوتے ہیں:

۱۔کھلا مارفیم (open): یہ وہ آزاد مارفیم ہوتا ہے جس سے کوئی پابند مارفیم جڑ سکتا ہے۔یہ بالعموم اسم، صفت یا فعل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ پابند مارفیم جڑ سکتے ہیں۔مثلاً کتاب ایک آزاد مارفیم ہے (یہ لفظ بھی ہے اور مارفیم بھی)۔قواعد کے لحاظ سے ''کتاب'' اسم ہے۔یہ کھلا اس لیے ہے کہ اس کے ساتھ پابند مارفیم جڑ سکتے ہیں۔مثلاً ''یں'' کے لاحقے کو (جو پابند مارفیم ہے) اس سے جوڑ سکتے ہیں۔لفظ کتاب (جو مارفیم بھی ہے) چونکہ جڑنے کے لیے کھلا ہوا ہے اس لیے اسے کھلا مارفیم کہتے ہیں۔لفظ ''کتابیں'' میں دو مارفیم ہیں۔کتاب

+یں۔ان میں سے ''کتاب'' آزاد مارفیم ہے اور کھلا ہے۔''یں'' پابند مارفیم ہے اور تصریفی ہے۔یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ لسانیات پر انگریزی کی بعض کتابوں[۴۰] میں lexical morpheme کی اصطلاح ملتی ہے، یہ دراصل open morpheme ہی کا دوسرا نام ہے۔

۲۔**بند مارفیم** (closed): ہر آزاد مارفیم کے ساتھ کسی اور مارفیم کا جڑنے کا امکان نہیں ہوتا۔کچھ لفظ ایسے ہوتے ہیں جو خود آزاد مارفیم ہوتے ہیں لیکن ان کے ساتھ کسی اور لفظ کو قواعدی لحاظ سے جوڑنا ممکن ہی نہیں ہوتا۔گویا یہ ایسا آزاد مارفیم ہوتا ہے جس سے کوئی اور مارفیم نہیں جڑ سکتا۔اس لیے اسے بند مارفیم کہتے ہیں۔یہ عام طور پر حرفِ جار (مثلاً سے، پر، تک) یا حرفِ عطف (مثلاً اور) ہوتا ہے۔ان الفاظ (یا مارفیموں) کے ساتھ کوئی اور مارفیم نہیں جوڑا جا سکتا، اگرچہ یہ آزاد مارفیم ہیں۔اسی لیے اسے یہ بند مارفیم ہیں۔لفظ ''کو'' کو لیجیے۔قواعد میں یہ علامتِ مفعول ہے۔یہ ایک مارفیم ہے اور آزاد ہے کیونکہ اکیلا با معنی لفظ کے طور پر آتا ہے۔لیکن ''بند'' مارفیم ہے۔یہ بند مارفیم اس لیے کہ اس کے ساتھ کوئی اور لفظ یا مارفیم (چاہے آزاد ہو یا پابند) نہیں جڑ نہیں سکتا۔فعلِ ناقص بھی بند مارفیم ہوتے ہیں، جیسے ''ہے'' یا ''تھا''۔ان سے کوئی اور لفظ یا مارفیم جڑ نہیں سکتا۔(اسی لیے ''ان کو'' کو ملا کر یعنی ''انکو'' اور ''ہوں گے'' کو ملا کر یعنی ''ہونگے'' لکھنا غلط ہے۔گویا املائی مسائل بھی مارفیمیات سے جڑے ہوئے ہو سکتے ہیں)۔انگریزی کی بعض کتابوں[۴۱] میں functional morpheme کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے جو closed morpheme ہی کا ایک نام ہے۔

گویا مارفیموں کی تقسیم کا نقشہ کچھ یوں بنے گا:

مارفیم
(morpheme)

آزاد مارفیم (free morpheme) | پابند مارفیم (bound morpheme)

کھلا (open) | بند (closed) | اشتقاقی (derivational) | صرفی (inflectional)

لیکن یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ہر زبان کی مارفیمیات اپنی منفرد خصوصیات کی حامل ہوتی ہے اور ان خصوصیات کا دارومدار اس زبان کی صرف اور نحو پر ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ اگر کسی زبان میں کوئی مارفیم کسی مخصوص قسم میں آتا ہے (مثلاً آزاد یا پابند مارفیم ہے یا بند یا کھلا مارفیم ہے) تو کسی دوسری زبان میں اس کے ہم معنی یا مترادف لفظ یا مارفیم کی بھی وہی حیثیت ہو کیونکہ ہر زبان کی اپنی صرفی اور نحوی ساخت ہوتی ہے جو کسی لفظ میں کسی خاص مارفیمیاتی تبدیلی کی اجازت دیتی ہے یا نہیں دیتی۔ مثال کے طور پر انگریزی کے لفظ boy یا girl کو لیجیے۔ یہ دونوں آزاد مارفیم ہیں۔ ان کی جمع بنانے کے لیے ان کے ساتھ ایک پابند صرفی مارفیم یعنی ایس (s) کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جبکہ اردو میں جملے کی نحوی ساخت کے لحاظ سے لڑکے، لڑکوں، لڑکیاں، لڑکیوں آ سکتا ہے لیکن انگریزی میں اس کی صرف ایک ہی صورت یعنی ایس (s) کے ساتھ ہوگی۔ عربی میں ایسے مواقع پر معاملہ کچھ اور ہوتا ہے۔

مارفیمیاتی تبدیلیاں (Morphological changes) اردو میں اپنے مخصوص اصول رکھتی ہیں۔ نیز اردو میں مارفیمیاتی تبدیلیوں کی بحث میں تعلیقے (affixes) بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ مباحث بجائے خود ایک الگ مقالے کے متقاضی ہیں۔ ان مباحث کو کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔

حوالہ جات:

۱۔ عام لسانیات، ص ۱۹۲۔
۲۔ فرہنگ اصطلاحات: لسانیات، ص ۱۷۳۔
۳۔ عمومی لسانیات، ص ۱۲۱۔
۴۔ کشافِ اصطلاحاتِ لسانیات، ص ۴۱۹۔
۵۔ فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات، ص ۱۴۷۔
۶۔ اردو صرف و نحو، ص ۱۱۔۹
۷۔ اردو ساخت کے بنیادی عناصر، ص ۵۸ او بعدہٗ۔
۸۔ تشریحی لسانیات، ص ۲۹ او بعدہٗ۔
۹۔ توضیحی لسانیات (ترجمہ)، ص ۶۱ و بعدہٗ۔
۱۰۔ عام لسانیات، ص ۱۹۲۔
۱۱۔ Concise Oxford English dictionary، گیارھواں ایڈیشن، ۲۰۰۶ء۔
۱۲۔ فرامکن، وکٹوریا و دیگر، An introduction to language، ص ۶۷۔۶۵
۱۳۔ گلم، سانڈرا ایل (Gillam, Sandra L.)، The development of Morphology and syntax، مشمولہ Language development: foundations, processes and clinical applications، ص ۱۶۶
۱۴۔ گیان چند، عام لسانیات، ص ۱۹۲۔
۱۵۔ فرامکن، وکٹوریا (Fromkin, Victoria) و دیگر، محولہ بالا، ص ۲۶۔
۱۶۔ ص ۷۱، ۱۰، ۹۔

۱۷۔ تفصیلات کے لیے: Morphology: critical concepts in linguistics، ص ۱۔
۱۸۔ ایضاً، ص ۳۔
۱۹۔ کرسٹل، ڈیوڈ (Crystal, David)، Linguistics، ص ۱۸۸۔۱۸۷
۲۰۔ ایضاً، ص ۱۸۸۔
۲۱۔ Morphology، ص ۳۔
۲۲۔ میتھیوز، پی ایچ (Mathews, p.H.)، Oxford concise dictionary of linguistics، ص ۲۰۴۔
۲۳۔ کرسٹل، ڈیوڈ (Crystal, David)، The Penguin dictionary of language، ص ۱۹۶۔
۲۴۔ مثلاً: بیرڈ، رابرٹ (Beard, Robert)، Lexeme-based morphology۔ نیز: ارنوف، مارک Arnoff, Mark، Morphology now۔
۲۵۔ کنسائز او کسفرڈ انگلش ڈکشنری۔
۲۶۔ سلیم، وحیدالدین، وضعِ اصطلاحات، ص ۱۱۲۔
۲۷۔ پلیٹس، جان ٹی (Platts, John T.)، A dictionary of Urdu, classical Hindi and English،
۲۸۔ ایضاً۔
۲۹۔ سلیم، وحیدالدین، وضعِ اصطلاحات، ص ۱۲۵
۳۰۔ پلیٹس، جان ٹی، محولہ بالا۔
۳۱۔ اسپنسر، اینڈریو (Spencer, Andrew)، Morphological theory: An introduction to word structure in generative grammar، ص ۵۔
۳۲۔ ایضاً، ص ۴۵۳۔۴۵۲
۳۳۔ یول، جارج (Yule, George)، The study of Language، ص ۲۰۔
۳۴۔ ایضاً۔
۳۵۔ گیان چند، ص ۲۲۰۔
۳۶۔ یول، جارج (Yule, George)، محولہ بالا، ص ۶۲۔۶۱
۳۷۔ فنیگن، ایڈورڈ (Finegan, Edward)، Language: its structure and use، ص ۴۳۔۴۲
۳۸۔ تفصیلات: فرامکن، وکٹوریا و دیگر محولہ بالا، ص ۸۷۔۸۶
۳۹۔ گیان چند، محولہ بالا، ص ۲۱۶۔
۴۰۔ مثلاً: یول، جارج (Yule, George) محولہ بالا، ص ۶۲۔
۴۱۔ ایضاً۔

فہرستِ اسنادِ محولہ

۱۔ ارنوف، مارک (Arnoff, Mark), Morphology now، نیویارک، اسٹیٹ یونی ورسٹی اوف نیو یارک، ۱۹۹۲ء۔
۲۔ اسپنسر، اینڈریو (Spencer, Andrew)، Morphological theory: An introduction to word structure in generative grammar، بیسل بلیک ویل لمیٹڈ، اوکسفرڈ، ۱۹۹۱ء۔
۳۔ اعوان، الٰہی بخش اختر، کشافِ اصطلاحاتِ لسانیات، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۵ء۔
۴۔ بخاری، سہیل، تشریحی لسانیات، فضلی سنز، کراچی، ۱۹۹۸ء۔